

اسکا بھی واجب ہی کیونکہ مقدر واجب کا واجب ہوتا ہی اور منجملہ اس موقوف علیہ سے
 تقلید مذہب معین کے مذہب اربعہ سی ہے لہذا اہل سنت و جماعت نے تقریر مذہب اربعہ
 لیکر اجتہاد مذہب معین پر چلائی یا بنی لحاظ کہ تقلید مذہب معین کی مذہب اربعہ سی ہے
 زمانہ میں موقوف علیہ حفظ شریعت اور انتظام دین کیسی ہے کیونکہ آنحضرت علیہ السلام
 فرمایا کہ یا نبی علیک السلام الا الذی بعدہ شرعہ یعنی نہ آئیگا تمہارے بعد
 زمانہ گزیر ہوگا وہ زمانہ جو بعد اسکی آئیگا شرعہ نہ ملے گی روایت کیا اسکو بخاری فی اور
 فرمایا آنحضرت علیہ السلام فی بخاری فی آخر الرقاع رجال یختلفون الدنیا بالدین
 والسننہم اھل من المسکر و قلوبھم قلوب الذیاب رواہ الترمذی
 یعنی بھلیکی آخر زمانہ میں لوگ کہ حاصل کرنیکی دنیا کو پر دی دین میں اور زبان میں اونکی
 شیریں تر ہو نیکو شکر سی اور دل اونکی بہتر ہو نیکو روایت کیا اسکو ترمذی فی یعنی طاب
 میں مشایخون کی صورت بنکر دین کے پر دیسین ہو کر مسیحی بیٹھی یا بتین بنا کر اہل اسلام
 بہتر ہو نیکو طور پر پھاڑ کھا نیگے چونکہ حفظ دین کا مہم اکمن واجب تھا تو اہل سنت و جماعت
 واسطی انتظام دین کے حکم تقلید مذہب معین کا مذہب اربعہ سی اس زمانہ میں دیا کیونکہ
 اس زمانہ میں اگر حکم تقلید مذہب معین کا مذہب اربعہ سی نہ دیا جائی اور لوگوں کو اپنی طرح
 جھوٹا جائی تو دین پر آگندہ ہو جائیگا جسطرح حدیث میں آئیگا اوس طرح کی قول خوا
 نقل کر کے یا قرآن حدیث سی اپنی اہل لکھا کر اپنی اپنی غرض کی موافق عمل کرنیکی اور جو
 فاسد پر فاسد میں حکم احادیث مذکورہ کی آئیگا اوس طرف عوام کو اپنی تابع کرنیکی لپی اور
 تحصیل معاش کے لپی پکار نیکو حتی کہ گھر گھر کا دین و مذہب لگ لگ ہو جائیگا اور دین
 سب بدل جائیگا حتی کہ دین بدل جائیگا حتی کہ دین بدل جائیگا حتی کہ دین بدل جائیگا

معلوم ہوگا اور حاکم وقت کے دیکھنے کی طرف لوگ اس دیکھو واپسی تباہی جانکر متوجہ ہو
 جائیں گے لہذا اہل سنت و جماعت واسطیٰ بند کرنے اس فساد مذکور کے بقدر امکان حکم
 تقلید مذہب معین کا مذہب اربعہ سے جو خیر القرون میں مدفن بہ تحقیق کر و راجعاً علما
 ذی الاقطاب کی ہوئی ہیں دیکھو کہ شریعت فصل اس وقت اپنی امام کی مذہب مدفن مفتی
 اور حجت کی موافق حمل کرنا سہج اور اپنی رائی فاسد مدفن بدین کی موافق مگر ادھونگا اور کسے
 اجماع کے پیچھے نہ آئیگا اور رفیعین وقت کا اسمین کوئی حید نہ چلیگا کیونکہ وہ خلاف
 مذہب مفتی بہ یا مرجع میں پکڑا جائیگا جیسا کہ اشارہ کیا اس علت مذکورہ کی طرف اشارہ
 اپنی کتب میں جب لکھا کہ ہاجر العلوم عبد العلی کہنوی فی شرح تحریر اصول میں لکھا
 الاختقال من مذہب الی مذہب کی بھی ذی رفاقتا لظہر الخیانتہ انتہی
 یعنی نہیں جائز انتقال ایک مذہب کے طرف مذہب دوسرے کی اس زمانہ میں واسطیٰ ظاہر
 ہوئی خیانت لوگوں کی باب دین میں اور کہ شیخ عبد الحق دہلوی فی صراط المستقیم
 قرار داد علماء و مصلحت دہا نشان در آخر زمان تعیین و تخصیص مذہب است و ضبط
 رابطہ کا دین و دنیا ہم در می صورت بود و بہو المختار و فیہ الخیر انتہی یعنی مفتی بہ علما کا اور
 مصلحت دہا نکا واسطیٰ حفظ شریعت اور انتظام دین کی اس زمانہ میں تقلید مذہب
 کی ہے مذہب اربعہ سے اور ضبط و ربط دین و دنیا کا اس صورت میں ہے اور یہی محتاج
 اور اسبہ میں خیر ہے لہذا علما فی تقلید مذہب معین کہ مذہب اربعہ سے واسطیٰ حفظ شریعت
 اور انتظام دین کے واجب را دیا جیسا کہ فرمایا شیخ عبد الوہاب شمرانی فی اپنی تہذیب
 اما من لم یصل الی فہم و اعین الشریعۃ الا ولی وجبتہ التقلید بہی مذہب
 معین کہما ضرر و خوف من الوقوع فی الضلالی و علیہ الناس الیوم

یعنی جو شخص کہ غیر متہدد ہو واجب است تعذیب مذہب معین کی جیسا کہ گذری ہے تقریر
 اور کسی واسطی خوف وقوع کی گمراہی میں اور اس میں یہ سچے عمل لوگوں اہل اسلام کا اور وہ
 جان فرمایا کہ اعمال الناس فی کل عصر یعنی جیسا کہ ہے سچے عمل لوگوں کا ہر
 زمانی میں حتیٰ کہ علماء دین واسطی اسی حفظ شریعت و انتظام دین کے تدبیر کو مقرر کیا جیسا کہ
 لمخطاوی فی نقل کیا اور کہا و لا نصرف ما قالہ الکمال و عبادتہ قالوا ان المنقل
 من مذہب الی مذہب ثم لیستوجب التعذیر انہی مختصر ایضاً
 اور عدل کا وہ قول ہے کہ کہا اوسکو کمال فی اور عبارت اوسکی یہی کہ کہا علماء کہ منتقل
 مذہب سے طرف دوسری مذہب کی گناہ کا ہے واجب التعذیر تمام ہوئی کلام اوس کے
 ثم لا یخفی علی اهل العلم ان العالم یدل علی الوجود والتوحید والبعث
 الاہر سال الوجود فی ما الوجود فلان المصنوع یدل علی وجود صانعہ
 ان البعۃ تدل علی البعیر و الاثر یدل علی المیسر و السماء ذات البروج
 و الاارض ذات الفجاج کیف کہ تدل علی ذات الخیر و اما التوحید فہو
 عجز احدهما علی تقدیر التعدد کا زمکہ نہ لو اراد احدهما من العالم کا عجز
 علی دفعہ اما قادر او کا عجز احدهما من دفعہ الاخر لا نرم فالملو
 دفعہ الاخر لیس بکاہ فیفی کل شیء لہ ایۃ علی انہ الہ واحد و اما البعث
 فلان العالم بعضہ من بعضہ مظلوم فلو لم یقر یومہ الا نصاب بقی المظلوم
 بغیرہ لا نصاب و ذکر ان منکر البعث جاء الی خلیفہ من الجلفاء فقال ان
 الا انسان اذ مات صار تراباً فلا بعث ولا عقاب کا تو ان فقال الخلیفہ
 ان قولنا ان البعث حق والثواب حق والعذاب حق والجنة حق والنار

فلا بد من صدق احد القولين وكذب الآخر لا سيما ان اجتماع النقيضين
 قبحنا ما نقول بان قولكم ان كان حقا فلا ضرر علينا لاننا كنا ترابا
 كما قلتم وان كان قولنا حقا فانتهم على ضرر في جهنم في النار والعقاب
 نحن على خير في الجنة والثواب ونحن على كل تقدير على خير بخلافكم فاسلم
 اما ارسال فلانه لو لم يرسل كيف يحكم بالبحر بحوزان يقول كيف
 انه جائز وانه غير جائز وانه حلال وانه حرام واما الوجوب فلانه لو لم
 يحكم عليه المكافاة لتعبد بالذات هذا هو احد كيف يحكم بالبحر بحوزان يقول علم
 في ذلك يقول فلان وفي ذلك يقول فلان وفي ذلك الوقت يقول فلان
 في ذلك الوقت يقول فلان حاصله انه صار للمكلف في جميع الاحكام
 الكلية غير مكلف سوى الحكم المجمع عليه من جميع الامم وكم
 يوجد المجمع عليه تلك الصفة الا قليلا فاية القلة حتى يرتفع
 العمل به اجماع ايضا لانه مختلف فيه انكم الرافضة وغيرهم
 كما في اصول والقياس ايضا فانه مختلف فيه انكم الظاهرية
 والرافضة وغيرهم كما في اصول والحديث ايضا فان قيل
 مشروط ببعض العلماء بان روى اربعة عن اربعة في كل طبقة كما في شرح
 مسلم النووي وايضا بقي المظالم بار انصاف فل العالم على الوجود والتوحيد
 والبعث والارسال ووجوب تقليد المذهب الواحد من سبعة مذاهب الى
 اهل انصاف كوكبر باب اول اور باب ثمانية في مناسبات

باب اول ويسل من التشرع مذاهب سبعين

جانا چاہی کہ تقلید شرح بن مینو یا غیر مجتہد کا مجتہد عادل کے اور بیہ تعریف
 تقلید کی تین قید پر مشتمل ہے **قید اول** یہ کہ ہونا باع غیر مجتہد نہ مجتہد اور قید
 یہ کہ ہو تبع مجتہد نہ غیر مجتہد اور قید ثالث یہ ہے کہ ہو تبع عدل نہ غیر عدل اور
 بیان ان قیود ثلثہ کا مدار الحق میں جو یہ لال کر کے بیان کیا گیا اور بیعت تقلید و قسم
 فرض واجب جیسا کہ قرأت و قسم فرض اور واجب اور فرض وہ شے ہے کہ ثابت
 ہو دلیل قطعی سے اور واجب وہ شے ہے کہ ثابت ہو دلیل ظنی سے پس جیسا کہ قرأت
 مطلق عام اسی کہ سورہ فاتحہ ہوا یا غیر ہو فرض ہے کیونکہ وہ ثابت ہے دلیل قطعی سے
 قولہ تعالیٰ **قُوا مَا آتٰی مِنَ الْقُرْآنِ** اور قرأت سورہ فاتحہ کی واجب ہے کیونکہ وہ ثابت
 ہے دلیل ظنی سے قال علیہ السلام **مَنْ صَلَّى صَلَاحًا لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَهُوَ**
خَدِيعٌ فہی خداج فہی خداج غیر نام ذواہ الامام مالک و الامام محمد
صَلَّمَ وَالتَّوَدَى وَالنَّسَائِيُّ وَغَيْرُهُمْ اس طرح تقلید مطلق عام ہی کہ
مُعَيَّنٌ ہوا یا غیر معین فرض ہے کیونکہ وہ ثابت ہے دلیل قطعی سے قولہ تعالیٰ **فَسَلُّوا**
اَهْلَ الذِّكْرِ اَنْ يَكُنْ لَكُمْ تَعْلَمُونَ اور تقلید معین واجب ہے کیونکہ وہ ثابت ہے
 دلیل ظنی سے قال علیہ السلام **مَنْ تَوَلَّى مِنْ اُمَّةٍ مُسْلِمِينَ شَيْئًا وَاسْتَعْلَمَ عَلَيْهِمُ**
رَجُلًا وَهُوَ يَعْلَمُ اَنْ فِيهِمْ مِنْ هَوَ اَوَّلِي وَاَعْلَمَ بِكِتَابِ اللَّهِ وَسُنَّةِ رَسُولِ
اللَّهِ فَتَدْخُلُ اَنْ اِلَهِ وَرَسُولُهُ وَجَمَاعَةُ الْمُسْلِمِينَ ذواہ الطبرانی و مثله
فِي الْهَدَايَةِ فِي كِتَابِ الْقَضَاءِ پس یہ حدیث وال ہے اس پر کہ تقلید مذہب مجتہد
 افضل اور اولی کی واجب ہے، لہذا مقلد کو جبکہ معلوم کرے کہ فلان امام افضل اس مذہب مجتہد
 ہو اخذ کرنا مذہب غیر کا اور عمل کرنا مذہب غیر پر منکر ہے باتفاق علماء کی جب کہ کہا امام

غزالی فی کہ انہ مجتہدین اور انہ شافعیہ انہ اصول سے چاروں عالم میں کمزیر صاحب
احد من المحصلین الی ان المجتہد یجوز لہ ان یعمل بموجب اجتہاد غیرہ وکلا
ان الذی ادا یتجہاد فی التقليد الی شخص ما یا فضل العلماء ان
ان یاخذہا ہب غیرہ فینتقد من المذہب طبعہ یاخذہ بل علی
مقلد اتباع مقلد فی کل تفصیل فان مخالفتہ المقلد اکل تفصیل
متفق علی کوثر منہ کربین المحصلین انتہی انہ اہل سنت وجماعت بدعتیں
اربعہ کے مذہب اربعہ میں سے جو کئی جیسے کہ کمالیہ وشیخیہ شرح و التوحید کی کتاب النبی
قال بعض المفسرین ان ہذا الفرقة الناجية السماء باہل السنة والجماعة
اجتمع الیوم فی المذہب اربعہ وہم الختفون ولما لکیون والشافعیون
لخزلیون ومن کان خارجا عن ہذا المذہب اربعہ فی ذلک الزمان
فہو من اهل البدعة والذات انتہی لیکن مختلف ہوئی ایا امام ابو حنیفہ افضل ہے
یا مالک یا شافعی یا احمد بن حنبل بعض نے امام ابو حنیفہ کو افضل جان کر مذہب شافعی کو
کیا اور بعض نے امام مالک کو افضل جان کر مذہب مالکی کو اختیار کیا اور بعض نے امام شافعی کو
مذہب شافعی کو اختیار کیا اور بعض نے امام احمد کو افضل جان کر مذہب حنبلی کو اختیار کیا
باب ثانی بقول علماء ریین التزم مذہب معین
کہا امام غزالی حجة الاسلام شافعی فی احیاء العلوم کی کتاب سلاہ من المعروف
والنہی عن المنکر میں باب ثانی کے رکرنے میں مطیع محتجائی کے ریمے ثانی کے ضمن میں
لویذہب احد من المحصلین الی ان المجتہد یجوز لہ ان یعمل بموجب
غیرہ وکلا ان الذی ادا یتجہاد فی التقليد الی شخص ما یا فضل العلماء

کتاباً صلاستہ شمس الدین قزوينی خفینا فی حقی نے جامع الرموز شرح مختصر مقامیر کی
تاریخ الکرامت کے اخیر میں مطبع دیلی کے صفحہ ۶۱۰ میں واعلم ان من جعل
الحق متعده اكالعزلة اثبت للعالمی الخیار ومن کل مذهباً یهواه ومن
جعل واحداً کما انما الزم للعالمی اما واحداً کما فی الکشف فلو اخذ
من کل مذهباً یباحه صار فاسقاً تاماً کما فی شرح
الطی اوی الفقیه سعید بن مشهور فی المذهب الصلابة ای اعتقاد

۹
 کسی سلسلہ میں وقت چاہئے نفس کا
 جامع کو دس دن کہ جان کی یہ بات کہ جو اگر قتال
 غفلت نکلے کہ وہ گروہ اجانت و بنایہ نقد کو
 ہونا ہے قتال اس آدم کا کہ صواب سبب جو چاہے اور جو
 اگر بنے جیسا کہ ہمارے علماء نے مختلف میں واحد
 واحد کا جیسا کہ کشف میں مذکور ہے

اجتماع النقيضين لان استمرار قطعة مشروط ببقاء ظنه
 للاجماع على انه لو ظن غير ذلك وجب الرجوع فيكون ظانا عالميا
 بشئ واحد ايضا اطلق الصحابة الخطاء في الاجتهاد وتكرار
 شاع ولم ينكر انتهى وقال القاضى عصفدا لدين في شرح
 مختصر الاصول ولنا ايضا لو كان كل مجتهد مصيبا لزم
 اجتماع النقيضين لان استمرار قطعة مشروط ببقاء
 ظنه للاجماع على انه لو ظن غير ذلك وجب عليه الرجوع عنه
 الى ذلك الغير فيكون عالما مادام ظنا له فيكون عالما
 ظانا بشئ واحد في زمان واحد وهما نقيضان ولنا ايضا
 ان الصحابة اطلقوا الخطاء في الاجتهاد كثيرا وشاع وتكرار
 ولم ينكر فكان ذلك جماعا انتهى وقال الفتاوى في شرح
 العقائد فلو كان كل مجتهد مصيبا لزم انضاف الفعل بالحقيقة
 والا باحتمال او الصحة والفساد او الوجوب وخدم الوجوب
 انتهى يعني لو كان كل مجتهد مصيبا لزم اجتماع النقيضين
 في العمل والاعتقاد لانه اذا اجتهد المجتهدان فقال
 احدهما ان ذلك لفعل حلال وقال الاخر بحرمة او
 قال احدهما ان ذلك الفعل واجب وقال الاخر بوجوب
 تركه او قال احدهما ان ذلك العمل صحيح وقال الاخر بفساد
 فلو كان كل مجتهد مصيبا لزم اجتماع النقيضين

منه من النقيضين لان استمرار قطعة مشروط ببقاء ظنه
 للاجماع على انه لو ظن غير ذلك وجب الرجوع فيكون ظانا عالميا
 بشئ واحد ايضا اطلق الصحابة الخطاء في الاجتهاد وتكرار
 شاع ولم ينكر انتهى وقال القاضى عصفدا لدين في شرح
 مختصر الاصول ولنا ايضا لو كان كل مجتهد مصيبا لزم
 اجتماع النقيضين لان استمرار قطعة مشروط ببقاء
 ظنه للاجماع على انه لو ظن غير ذلك وجب عليه الرجوع عنه
 الى ذلك الغير فيكون عالما مادام ظنا له فيكون عالما
 ظانا بشئ واحد في زمان واحد وهما نقيضان ولنا ايضا
 ان الصحابة اطلقوا الخطاء في الاجتهاد كثيرا وشاع وتكرار
 ولم ينكر فكان ذلك جماعا انتهى وقال الفتاوى في شرح
 العقائد فلو كان كل مجتهد مصيبا لزم انضاف الفعل بالحقيقة
 والا باحتمال او الصحة والفساد او الوجوب وخدم الوجوب
 انتهى يعني لو كان كل مجتهد مصيبا لزم اجتماع النقيضين
 في العمل والاعتقاد لانه اذا اجتهد المجتهدان فقال
 احدهما ان ذلك لفعل حلال وقال الاخر بحرمة او
 قال احدهما ان ذلك الفعل واجب وقال الاخر بوجوب
 تركه او قال احدهما ان ذلك العمل صحيح وقال الاخر بفساد
 فلو كان كل مجتهد مصيبا لزم اجتماع النقيضين

تأمر به في كلامه فان قيل
 اور کیا مدار تقصیر ہے
 تصدق ہو یا غفلت
 اور کیا مدار تقصیر ہے
 تصدق ہو یا غفلت
 اور کیا مدار تقصیر ہے
 تصدق ہو یا غفلت

فی الحال والاقتقاد وهو باطل باتفاق العقلاء كافة فاذا
 كان الامر كذلك من ان المجتهد قد يخطئ وقد يصيب
 وجب على كل مقلدان يختار تقليد مذهب الامام ^{فصل}
 لا يقع في كثير من الخطاء عمدا فلذا قال خلق كثير من العلماء
 الاعلام بفرضية تقليد الاهل علم كما هو مألول
 الحديث المذكور في الباب الاول منهم الاثمة
 الشافعية والامام احمد بن حنبل والطائفة الكثرية
 من الفقهاء والباقيون بوجوب فساد مسألة وجوب تقليد
 المذهب المعين متفقاً على سبيلها

کتاب شامی نے شرح درختا کی جلد اول کے صفحہ ۳۳ میں جیسا کہ عنقریب
 عبارت آوکی بعینہا بھی آوے گی قال الاثمة الشافعية ان تقليد
 الامام علم واجب انتهى ای فرض لا ین الوجوب
 عندہم بمعنی الفرض
 کتاب کتب اصول کے بحث تقلید میں جیسا کہ عنقریب عبارت
 اردن کی بعینہا بھی آوے گی قال احمد و طائفة من
 الفقهاء ان تقليد الامام افضل متعين انتهى
 ای فرض لا ینہم قالوا بعد مجوز تقلید المفضل
 کتاب شرح منہاج الاصول کے آخر میں جیسا کہ عنقریب
 عبارت آوے گی بھی آوے گی قال قوم وجب الاخذ بقول

فی الحال والاقتقاد وهو باطل باتفاق العقلاء كافة فاذا
 كان الامر كذلك من ان المجتهد قد يخطئ وقد يصيب
 وجب على كل مقلدان يختار تقليد مذهب الامام ^{فصل}
 لا يقع في كثير من الخطاء عمدا فلذا قال خلق كثير من العلماء
 الاعلام بفرضية تقليد الاهل علم كما هو مألول
 الحديث المذكور في الباب الاول منهم الاثمة
 الشافعية والامام احمد بن حنبل والطائفة الكثرية
 من الفقهاء والباقيون بوجوب فساد مسألة وجوب تقليد
 المذهب المعين متفقاً على سبيلها

فی الحال والاقتقاد وهو باطل باتفاق العقلاء كافة فاذا
 كان الامر كذلك من ان المجتهد قد يخطئ وقد يصيب
 وجب على كل مقلدان يختار تقليد مذهب الامام ^{فصل}
 لا يقع في كثير من الخطاء عمدا فلذا قال خلق كثير من العلماء
 الاعلام بفرضية تقليد الاهل علم كما هو مألول
 الحديث المذكور في الباب الاول منهم الاثمة
 الشافعية والامام احمد بن حنبل والطائفة الكثرية
 من الفقهاء والباقيون بوجوب فساد مسألة وجوب تقليد
 المذهب المعين متفقاً على سبيلها

کہتا شیخ عبدالوہاب شہرانی نے سیزن
 کبرے میں اوائل کی فصول میں مطبع مصر کے
 صفحہ ۳۳ میں وکان سیدی علی
 الخوارج اذا سألہ عن التقليد بمذہب
 مغیر الا ان ھل ھو واجب ام لا
 یقول لہ وجب علیک التقليد بمذہب
 ما دمت لم تصل الی شہود عین
 الشرعیۃ الا ولی خوفاً من الوقوع
 فی الضلال وعلیہ عمل
 الناس الیوم مرانیتہ

لا علم وهو الاقرب ورجح ابن الحاحب
 جواز تقليد المفضل انتهى اے فرض لانه
 في مقالة الجنازة
 کہا صاحب بحر الرائق نے رسائل زینیہ کے رسالہ
 کبار صفائے کے صفحہ ۲۳۱ میں اما الکبار ترفقا لولا
 ہی بعد الکفر الزنا واللواطہ و شرب
 الخمر وان قل ولم یسکر والحضور مع اهل
 الفسق و محي آفة المسلمین
 مقالة انت
 کہا شیخ عبدالوہاب شہرانی نے میزان
 کبریٰ میں اوائل کی فصول میں مطبع مصر کے
 صفحہ ۳ میں وکان سیدی علی
 الخوارج اذا سألہ عن التقليد بمذہب
 معین اذ ان هل هو واجب ام لا
 يقول له وجب عليك التقليد بمذہب
 ما دمت لم تصل الى شهود عین
 الشریعة اذ ولی خوف من الوقوع
 فی الضلال وعلیه عمل
 الناس الیسر من انت

کی ہاں اسی نام الحارثی نے
 ابن سہبانی نے نقل کیا ہے کہ
 اور کہا کہ ان کے لئے ان کے
 شاگردوں کو کہہ دیجئے کہ یہ
 مذہب ہے ان کے نام کی جو امام ثانی
 ہیں اور میں کوئی غصب نہ کرنا
 ہمارے کے اعتقاد ہیں
 اس سے مذہب کسی اعتقاد نہیں
 کوئی خصوصیت کہاں ہیں
 امام ثانی کی حکم و احکام
 عقیدہ پر ہم اعتقاد رکھتے ہیں
 امام کا یہ کہ عقیدہ ہے ان کے
 کہ ان کے لئے ان کے لئے
 ابن سہبانی نے نقل کیا ہے کہ
 منقول ہے صفحہ ۱۱۰ میں کہ
 مقدم کہ امام ایضاً
 میزان میں کہ وہ جیسے
 ہر عقیدہ پر اعتقاد رکھتے تھے
 مذہب اپنے امام کی جگہ
 منسوب ہے جب کہ نصیر

کہا شیخ عبد الوہاب شمرانی نے میزان کبریٰ کے صفحہ ۱۰۸ میں وقت
 فی ایضاً ح المیزان وجوب اعتقاد الترجیح علی کل من ار
 یصل الی الا شراف علی العین الا ولی من الشریعة وید
 صرح امام الحرمین وابن السعحانی والخرانی وغیرہم وقال
 لتک عینہم یجب علیکم التقلید بذہب امامکم الشافعی
 ولا عندکم عند اللہ فی العدول عنہ انتہی ولا خصوصیۃ
 لا امام الشافعی فی ذلک عند کل من سلم من التعصب
 کل مقلداً من مقلدی الا ثمة یجب علیہ اعتقاد ذلک
 فی امامہ ما دام لم یصل الی شریعہ عین الا ولی انتہی

کہا شیخ عبد الوہاب شمرانی نے میزان صغریٰ میں مطبع مصر کے صفحہ
 ۱۰۸ میں امام من لم یصل الی شریعہ عین الشریعہ الا ولی
 فجب علیہ التقلید بذہب واحد کما صنفہ برک
 خوفاً من الوقوع فی الضلال وعلیہ عمل الناس انتہی

کہا شیخ عبد الوہاب شمرانی نے میزان کبریٰ کے اداس کی فصل
 فصل ثانی میں مطبع مصر کے صفحہ ۱۱۰ میں فان قال قائل فویل یجب
 عندکم علی المقلد العمل بالامر جہ من القولین او التوجہ
 فی مذہبہ ما دام لم یصل الی معرفۃ ہذا المذہب من
 طریق الذوق او الکشف فلیجاب نعم یجب علیہ انک ما دام لم یصل
 الی مقلد الذوق ہذا المذہب کما عدہ عمل الناس فی کل عصر انتہی

کی ہاں اسی نام الحارثی نے
 ابن سہبانی نے نقل کیا ہے کہ
 اور کہا کہ ان کے لئے ان کے
 شاگردوں کو کہہ دیجئے کہ یہ
 مذہب ہے ان کے نام کی جو امام ثانی
 ہیں اور میں کوئی غصب نہ کرنا
 ہمارے کے اعتقاد ہیں
 اس سے مذہب کسی اعتقاد نہیں
 کوئی خصوصیت کہاں ہیں
 امام ثانی کی حکم و احکام
 عقیدہ پر ہم اعتقاد رکھتے ہیں
 امام کا یہ کہ عقیدہ ہے ان کے
 کہ ان کے لئے ان کے لئے
 ابن سہبانی نے نقل کیا ہے کہ
 منقول ہے صفحہ ۱۱۰ میں کہ
 مقدم کہ امام ایضاً
 میزان میں کہ وہ جیسے
 ہر عقیدہ پر اعتقاد رکھتے تھے
 مذہب اپنے امام کی جگہ
 منسوب ہے جب کہ نصیر

کی ہاں اسی نام الحارثی نے
 ابن سہبانی نے نقل کیا ہے کہ
 اور کہا کہ ان کے لئے ان کے
 شاگردوں کو کہہ دیجئے کہ یہ
 مذہب ہے ان کے نام کی جو امام ثانی
 ہیں اور میں کوئی غصب نہ کرنا
 ہمارے کے اعتقاد ہیں
 اس سے مذہب کسی اعتقاد نہیں
 کوئی خصوصیت کہاں ہیں
 امام ثانی کی حکم و احکام
 عقیدہ پر ہم اعتقاد رکھتے ہیں
 امام کا یہ کہ عقیدہ ہے ان کے
 کہ ان کے لئے ان کے لئے
 ابن سہبانی نے نقل کیا ہے کہ
 منقول ہے صفحہ ۱۱۰ میں کہ
 مقدم کہ امام ایضاً
 میزان میں کہ وہ جیسے
 ہر عقیدہ پر اعتقاد رکھتے تھے
 مذہب اپنے امام کی جگہ
 منسوب ہے جب کہ نصیر

کہا عبد الوہاب شعرائی فی میزان کبریٰ کے اوائل کی وصول میں
 مطبع مصر کے صفحہ ۷۷ میں فان قال قائل کیف صم من هو لاء
 العلماء ان یفتوا الناس بكل مذہب مع کوفہ مقلدین و من نشأ
 للمقلدان لا یخرج عن قول امامہ فالجواب یجمل ان یقول
 احدہم یدلہ مقام الاجتہاد المطلق المنسوب الی الذی لم
 یخرج صاحبہ عن قواعد امامہ فقہ لاء کلہم وان افتوا
 الناس بہا لم یصح بہ اما ہمد فلم یخرجوا عن قولہ علا و
 یجمل ان ہو لاء العلماء اطعمہم اللہ علی عین الشریعۃ الاولی الثانی
 کہتا رئیس الحقین بدتہ الحقیقین امام الحقین بان المتأخرین خادم حیث
 رسول ہر سالک مساک اہل سد حافظ الدین نبوی شیم عبد الحق
 دہلوی نے اپنی کتاب صراط المستقیم کے اوائل میں مطبع کلکتہ کے
 صفحہ ۲ میں قرار داد صما و مصالحت وید الیشان و آخر زبان یسین و
 تخصیص مذہبیت و ضبط و ربط دین و دنیا ہم درین صورت بود و
 المختار و فیہ الخیر انتہی

کہا شیم عبد الحق دہلوی فی شرح مذکور صفحہ ۲۳ میں خانہ دین انچہا است و ہر کہ راہ
 ازین انامی درین زمین درامی خدایتوہ برہ دیگر غن و درمی دیگر فتن عبت نماید
 و کاخانہ عمل از ضبط و ربط الی و ان کن و از مصلحت میزان ان دانست و اگر قصد کو کویع
 واجتہاد و ہم مذہب و احسن کار و ای کہ دین حسن اقوی و فائدہ اشعم و اتم و جتہا
 را ان اکثر و از فوہ خدایت و ابہر خصت مسابلت و حیلہ اندوزی نہ و و این طریق

کہ عبد الوہاب شعرائی فی میزان کبریٰ کے اوائل کی وصول میں
 فان قال قائل کیف صم من هو لاء
 العلماء ان یفتوا الناس بكل مذہب مع کوفہ مقلدین و من نشأ
 للمقلدان لا یخرج عن قول امامہ فالجواب یجمل ان یقول
 احدہم یدلہ مقام الاجتہاد المطلق المنسوب الی الذی لم
 یخرج صاحبہ عن قواعد امامہ فقہ لاء کلہم وان افتوا
 الناس بہا لم یصح بہ اما ہمد فلم یخرجوا عن قولہ علا و
 یجمل ان ہو لاء العلماء اطعمہم اللہ علی عین الشریعۃ الاولی الثانی
 کہتا رئیس الحقین بدتہ الحقیقین امام الحقین بان المتأخرین خادم حیث
 رسول ہر سالک مساک اہل سد حافظ الدین نبوی شیم عبد الحق
 دہلوی نے اپنی کتاب صراط المستقیم کے اوائل میں مطبع کلکتہ کے
 صفحہ ۲ میں قرار داد صما و مصالحت وید الیشان و آخر زبان یسین و
 تخصیص مذہبیت و ضبط و ربط دین و دنیا ہم درین صورت بود و
 المختار و فیہ الخیر انتہی
 کہتا شیم عبد الحق دہلوی فی شرح مذکور صفحہ ۲۳ میں خانہ دین انچہا است و ہر کہ راہ
 ازین انامی درین زمین درامی خدایتوہ برہ دیگر غن و درمی دیگر فتن عبت نماید
 و کاخانہ عمل از ضبط و ربط الی و ان کن و از مصلحت میزان ان دانست و اگر قصد کو کویع
 واجتہاد و ہم مذہب و احسن کار و ای کہ دین حسن اقوی و فائدہ اشعم و اتم و جتہا
 را ان اکثر و از فوہ خدایت و ابہر خصت مسابلت و حیلہ اندوزی نہ و و این طریق

توفیق ہے اور فائدہ دین
 نام ہمارے جہاد اور
 میں از سر کما اور
 شیخ زعفران دہلوی
 بنوادر جہاد اور
 اس کی
 لفظی بیان نہ ہوا
 یہ طریق

مناخان است و شک نیست که این طریق حکم نرو مضبوطتر است و گویند که طریق پیشین از این بود و اینان تعیین مذکور را تابع مجتهد و واحد از او چنانستند انتهای

که باشد عبد الحق و پوری نه مرغ البحرین من پس انچه گفته اند الصوفی لا مذموب له صحیح
نباشد مگر با عباد خدا ولی واحوط از او ایات مذموب واحد که التزام اتیان کرده است
اگر چه قول جمهور آن مذموب نباشد و جمیع ائمه طریقت و اساطین ملت تابع فقهاء بودند

تھا شاہ ولی اللہ دہلوی نے اپنے کتاب انصاف میں یہ نصف کے باب حکایت مال
انسان میں کہ بعد و سویر میں کے یعنی بعد تقریر از اسباب اربعہ کے عمل در آمد جہود
علماء کا یہ ہے و عبارتوں و بعد از استیلا و منہم التذہب المجتہدین باعدیہ
و قول من کان لا یعتد علی مذہب مجتہد بعینہ
و کان ہذا ہوا لواجب فی ذلک الزمان انتہی

نہا شاہ ولی اسد بلوی نے اپنی کتاب عقد مجید کے آخر میں کہ مزہر فقہاء کا بیڑہ
جبار تر بنے والی طرح عند الفقہاء ان العامی للنفس الی
مذہب الی مذہب لا يجوز له مخالفتہ انت ہی

بإشراح وقایک باب الفقه من مطبع دہلی کے صفحہ ۱۳۰ میں واضحاً بتا
سنا تھا کہ الضرورة فی التفریق استحسنا وان ینصب القاضی
أبنا سنا فی المذهب لیسفرق بنبہا انتہی فذلک ا دل علی
المراکم لانہم استحسنا ذلک مع ان الضرورات تبیح المحذورات لہذا
نہ اعن خوف المذہب حتی لا یمکان فان قبل فانہم مسلمون
ذلک بذلک لکن المستفق بقی غیر سالم فلنا کان تحریر ہم

[illegible][illegible]

کہا علامہ طحاوی نے شرح مذکور کے باب المرتدین مطبع
مصر کے صفحہ ۸۲ میں قلت الذی یجب القویل علیہ
ما نصہ اهل المذهب فان اتباعنا للمذهب واجب انتہی
کہا علامہ شامی نے شرح در المنار کے کتاب التفسیر میں مطبع
مصر کے صفحہ ۱۹۱ میں فان العلماء حاشا ہم لہ ان یریدوا
الاجتزاء بمذہب الشافعی وغیرہ بل یطعنون تلک
العبارات للزجر والندم من الانتقال من مذہب الی مذہب
خوف من التلاعب بمذہب المجتہدین ویدل علی

۱۶۰
اللہ کے حبیب کہ
ساتھ مذاہب
توفیق صاحب فرمائی
اس زمانہ میں دہلی
کے انتقال کرنے سے
دہلی خیرات میں
تقریر فرماتے تھے
خود الامین ادبیر
بلکہ

[illegible]

لہا شامی اور طحاوی نے شرح درمختار کے کتاب المقصود میں مطبع
 مصر کے صفحہ ۳۳۱ شامی میں اور اس صفحہ ۵۰۹ طحاوی میں
 قال فی الجہ والجب من المشایخ کیف یختارون
 خلافاً ظاہر المذہب مع انہ واجب الاتباع
 علی مقلدی ابی حنیفۃ انتہی و احباب الشیخ
 عن المشایخ بانہ لیس ہو مخالف تہربل ہو تفسیر
 ظاہر الروایۃ و ہو موت الہ قران انتہی
 فلذلک تصریح بان مذہب الفقہاء ان اتباع
 المذہب واجب والا کیف اورد
 الاعتراض علیہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم
 بہا کتب اصول میں جیسا کہ غفریب اوی کی بیحد نقل او سکی اور حال
 اس کا یہ ہے قال الامام احمد ان تقلید الہ علم واجب
 انتہی فذلک امام من الائمة الہ درجۃ فقد
 قال بوجوب التزام المذہب المعین

لہا شاہ عبدالعزیز دہلوی نے بستان الخدین کے صدر میں
مطبوعہ کے اس صفحہ ۱۳۱ میں وبالجملة انچہ حق تعالیٰ یحییٰ بن یحییٰ راز
اندلس از عظمت و جلال و قبول قول و اطاعت امر بخشنده بچکس از عک
اندلس بخشنده و ذلک فضل اللہ یوتیہ من لیشاء واللہ ذوالفضل

منیّا لا يجوز اقتداؤه به لا تقا فانته
 لکاشمی اور طحاوی نے شرح درمختار کے کتاب المقصود میں مطبع
 مصر کے صفحہ ۳۳۳ شامی میں اور اس صفحہ ۵۰۹ طحاوی میں
 قال فی الجبر والجب من المشایخ کیف یختارون
 بخلاف ظاهر المذهب مع انه واجب الاتباع
 علی مقلدی ابی حنیفہ انتہی و احباب الشیخ
 عن المشایخ بانہ لیس ہو مخالفہ بل ہو تفسیر
 ظاہر الروایۃ وهو موت الاقران انتہی
 فلذلک تصریح بان مذهب الفقہاء ان اتباع
 المذهب واجب والا کیف اورد
 الا عتراض علیہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم
 بہا کتب اصول میں جیسا کہ غفریب اور ی کی بیحدہ نقل او سکی اور حائل
 اس کا یہ ہے قال الامام احمد ان تقلید العلم واجب
 انتہی فہذا امام من الاثمة الا درجۃ فقد
 قال بوجوب التزام المذهب المعین
 بہا شاہ عبد العزیز دہلوی نے بستان الحدیث کے صدر میں
 مطبوعہ کے اس صفحہ ۱۳۱ میں وبالجملة انچہ حق تعالیٰ یحبی بن یحیی رار
 اندلس از عظمت و جلال و قبول قول و اطاعت امر بحسنہ بحکیم از حکما
 اندلس بنحسندہ و ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل
 العظیم

در این باب از امام رضا علیه السلام نقل شده است که یکی بن یکی مستجاب الدعوت بود
و در وضع لباس نشست و برخاست و بهیئت ظاهری نیز تتبع حضرت
امام مالک می نمود و آنچه از مالک شنیده بود بموجب آن فتوے میداد و برگز
نخلاف مذیب امام مالک راضی نمی شد مالا که در آن زمان تصدیق یک
مذیب رایج نبود و در عوام و در خواش پس پیغمبر بن یکی که شاگرد امام
مالک و از ائمه محدثین و جامع موطا مشهور و معروف است او مقید
به مذیب امام مالک بود و بخلاف آن برگز راضی نمیشد در آن زمان که آن
خیر القرون است پس درین زمان فاسد یو انسیو ما بطریق اولی
راضی نیستند کفی ذلك الامام فی ذلك الباب حجة و قد
کما علامه شامی نے شرح مذکور کی بحث مناقب امام ابو حنیفہ میں
مطبع مصر کے صفحہ ۲۶ میں قال فی لؤلؤ الجیة قال ابو یوسف ما قلت
قولا خالفت فيه ابا حنيفة الا بقولا قد كان قال
وروى عن زفرانه قال ما خالفت ابا حنيفة في شئ
الا قد قاله ثم رجع عنه وفي الحاوي القدسي واذا اخذ
يقول واحد منهم فعلم قطعاً انه اخذ بقول ابي حنيفة
فانه روى عن جميع اصحابه الكبار كما في يوسف
ومحمد وزفران الحسن انهم قالوا ما قلنا في مسألة
قولا الا وهو وايتنا عن عن ابي حنيفة و
اقسموا عليه ايما نا غلاظا

الغضيمة وابن بشكو ال كفته است که یکی بن یکی مستجاب الدعوت بود
و در وضع لباس نشست و برخاست و بهیئت ظاهری نیز تتبع حضرت
امام مالک می نمود و آنچه از مالک شنیده بود بموجب آن فتوے میداد و برگز
نخلاف مذیب امام مالک راضی نمی شد مالا که در آن زمان تصدیق یک
مذیب رایج نبود و در عوام و در خواش پس پیغمبر بن یکی که شاگرد امام
مالک و از ائمه محدثین و جامع موطا مشهور و معروف است او مقید
به مذیب امام مالک بود و بخلاف آن برگز راضی نمیشد در آن زمان که آن
خیر القرون است پس درین زمان فاسد یو انسیو ما بطریق اولی
راضی نیستند کفی ذلك الامام فی ذلك الباب حجة و قد
کما علامه شامی نے شرح مذکور کی بحث مناقب امام ابو حنیفہ میں
مطبع مصر کے صفحہ ۲۶ میں قال فی لؤلؤ الجیة قال ابو یوسف ما قلت
قولا خالفت فيه ابا حنيفة الا بقولا قد كان قال
وروى عن زفرانه قال ما خالفت ابا حنيفة في شئ
الا قد قاله ثم رجع عنه وفي الحاوي القدسي واذا اخذ
يقول واحد منهم فعلم قطعاً انه اخذ بقول ابي حنيفة
فانه روى عن جميع اصحابه الكبار كما في يوسف
ومحمد وزفران الحسن انهم قالوا ما قلنا في مسألة
قولا الا وهو وايتنا عن عن ابي حنيفة و
اقسموا عليه ايما نا غلاظا

در این باب از امام رضا علیه السلام نقل شده است که یکی بن یکی مستجاب الدعوت بود
و در وضع لباس نشست و برخاست و بهیئت ظاهری نیز تتبع حضرت
امام مالک می نمود و آنچه از مالک شنیده بود بموجب آن فتوے میداد و برگز
نخلاف مذیب امام مالک راضی نمی شد مالا که در آن زمان تصدیق یک
مذیب رایج نبود و در عوام و در خواش پس پیغمبر بن یکی که شاگرد امام
مالک و از ائمه محدثین و جامع موطا مشهور و معروف است او مقید
به مذیب امام مالک بود و بخلاف آن برگز راضی نمیشد در آن زمان که آن
خیر القرون است پس درین زمان فاسد یو انسیو ما بطریق اولی
راضی نیستند کفی ذلك الامام فی ذلك الباب حجة و قد
کما علامه شامی نے شرح مذکور کی بحث مناقب امام ابو حنیفہ میں
مطبع مصر کے صفحہ ۲۶ میں قال فی لؤلؤ الجیة قال ابو یوسف ما قلت
قولا خالفت فيه ابا حنيفة الا بقولا قد كان قال
وروى عن زفرانه قال ما خالفت ابا حنيفة في شئ
الا قد قاله ثم رجع عنه وفي الحاوي القدسي واذا اخذ
يقول واحد منهم فعلم قطعاً انه اخذ بقول ابي حنيفة
فانه روى عن جميع اصحابه الكبار كما في يوسف
ومحمد وزفران الحسن انهم قالوا ما قلنا في مسألة
قولا الا وهو وايتنا عن عن ابي حنيفة و
اقسموا عليه ايما نا غلاظا

در این باب از امام رضا علیه السلام نقل شده است که یکی بن یکی مستجاب الدعوت بود
و در وضع لباس نشست و برخاست و بهیئت ظاهری نیز تتبع حضرت
امام مالک می نمود و آنچه از مالک شنیده بود بموجب آن فتوے میداد و برگز
نخلاف مذیب امام مالک راضی نمی شد مالا که در آن زمان تصدیق یک
مذیب رایج نبود و در عوام و در خواش پس پیغمبر بن یکی که شاگرد امام
مالک و از ائمه محدثین و جامع موطا مشهور و معروف است او مقید
به مذیب امام مالک بود و بخلاف آن برگز راضی نمیشد در آن زمان که آن
خیر القرون است پس درین زمان فاسد یو انسیو ما بطریق اولی
راضی نیستند کفی ذلك الامام فی ذلك الباب حجة و قد
کما علامه شامی نے شرح مذکور کی بحث مناقب امام ابو حنیفہ میں
مطبع مصر کے صفحہ ۲۶ میں قال فی لؤلؤ الجیة قال ابو یوسف ما قلت
قولا خالفت فيه ابا حنيفة الا بقولا قد كان قال
وروى عن زفرانه قال ما خالفت ابا حنيفة في شئ
الا قد قاله ثم رجع عنه وفي الحاوي القدسي واذا اخذ
يقول واحد منهم فعلم قطعاً انه اخذ بقول ابي حنيفة
فانه روى عن جميع اصحابه الكبار كما في يوسف
ومحمد وزفران الحسن انهم قالوا ما قلنا في مسألة
قولا الا وهو وايتنا عن عن ابي حنيفة و
اقسموا عليه ايما نا غلاظا

وہ قول اللہ جل جلالہ
عالم ستمی کی کہیں ہیں حال
المنیب ہے اور فی القرون
خود کا کو مذہب ہے اور
امام اپنے کا ابو جہد کی
القرن میں ہیں جبکہ اب
ذہب پنج نام سے اولاد
القرن میں ہیں کیونکہ
القرن میں ہیں کہ ہم
نسطوریہ کی کہ ہم

۲۱

مذکورہ کے پس کافی ہے لازم
پڑتا ان لئے کہ اس کا مذہب اپنے امام کا حجت
اور سند یعنی میں نزدیک بل حق کے ۱۲ ۱۳
متصل اور اس سے عادی اللہ کسی پر ہے
تو بیشک کہ نہیں جائزہ اور عمل ہاتھ
قول مروج عنہ مجتہد کی ہے جبکہ ہوا حکم
اسطرح پس جو کہ اصحاب ابو حنیفہ سے
خلاف اس کی ہوا وہ مذہب ابو حنیفہ سے
مروج عنہ مجتہد کے پس اس وقت ہو کہ اول
اصحاب ابو حنیفہ کے مذاہب ان
مذہب ابو حنیفہ کا

تقریر ۱۳۱۴
لازم بکری
۱۳۱۴

مذہبہ دون مذہب خیرہ ولد نقول مذہب
حنفی کا یوسفی وغیرہ قلت قد یجاب بان الامام
اصحابہ بان یاخذوا من اقوالہ مما یتبعہ لہم
منہا علیہ الدلیل صار ما قالو قولہ لا یثنائہ علی
قواعداً التي اسسہا لہم فلم یکن مرجوعاً عنہ من کل
وجه فی کون مذہبہ ایضاً انتہی فلذلک تصریح بان
مذہب العلماء الخفیۃ التزام الذہب الحنفی والمذہب
الحنفی عاصراً عن مذہب صاحب المذہب اصحاب المجتہدین
فی مذہبہ قال الشافعی فی شرح الدر المختار فی باب الحبس من
کتاب القضاء قولہ قضی فی مجتہد فیہ بنی خلاف لایہ
ای مذہبہ یحکم و ابن کمال لا ینفذ مطلقاً ای اصل الذہب
کا الحنفی اذا حکم علی مذہب الشافعی او نحوہ او
بالعکس و اما اذا حکم الحنفی علی مذہب ابی یوسف
او حماد او نحوہما من اصحاب الامام فلیس حکماً بخلاف
لایہ درای لان اصحاب الامام ما قالوا بقول
الافند قال بہ کما اوضحت ذلک فی شرح
منظومتی فی رسم المظنی انتہی

کہا صاحب بحر الرائق نے رسائل زینیہ کے رسالہ رفع الغبار عن حق
العصر و الغبار میں مطبع کلکتہ کے صفحہ ۱۸۷ میں وحیث ثبت ان وقت

مذہبہ دون مذہب خیرہ ولد نقول مذہب
حنفی کا یوسفی وغیرہ قلت قد یجاب بان الامام
اصحابہ بان یاخذوا من اقوالہ مما یتبعہ لہم
منہا علیہ الدلیل صار ما قالو قولہ لا یثنائہ علی
قواعداً التي اسسہا لہم فلم یکن مرجوعاً عنہ من کل
وجه فی کون مذہبہ ایضاً انتہی فلذلک تصریح بان
مذہب العلماء الخفیۃ التزام الذہب الحنفی والمذہب
الحنفی عاصراً عن مذہب صاحب المذہب اصحاب المجتہدین
فی مذہبہ قال الشافعی فی شرح الدر المختار فی باب الحبس من
کتاب القضاء قولہ قضی فی مجتہد فیہ بنی خلاف لایہ
ای مذہبہ یحکم و ابن کمال لا ینفذ مطلقاً ای اصل الذہب
کا الحنفی اذا حکم علی مذہب الشافعی او نحوہ او
بالعکس و اما اذا حکم الحنفی علی مذہب ابی یوسف
او حماد او نحوہما من اصحاب الامام فلیس حکماً بخلاف
لایہ درای لان اصحاب الامام ما قالوا بقول
الافند قال بہ کما اوضحت ذلک فی شرح
منظومتی فی رسم المظنی انتہی

بسم الله الرحمن الرحيم

اور ان کی نصیحتیں

بوجیب
عبداللہ امام ابو حنیفہ
عجل سالتیہ اور
بوجیب

جواب کے ۲۲

سید حکیم فرید الدین گیلانی

میں نے اس کا جواب دیا

العصر اذا صار ظل كل شيء مثليه وانه مذهب
ابن حنيفة رحمه الله تعالى وصحة المشايخ واختاروا
فوجب على مقلدا بن حنيفة رحمه الله تعالى العمل
ولا يجوز له العمل بقوله غيره انت
كما صاحب بحر الرائق في رساله المذكوره من مطبع كلكته کے صفحہ
۴۶ میں قال الشيخ ابن الهمام في شرح الهداية فظها
بهذه ان الصواب ما ذهب اليه ابو حنيفة وان العمل
علي مقلديه واجب والا فتاء لعديه لا يجوز لهم انتهي
کتاب شاه عبدالعزیز دہلوی فی تفسیر عزیزی کی اس آیت فلا تجعلوا
انذار کی تحت میں مطبع دہلی کی صفحہ ۸۱ و ۸۲ میں کہ انہیکہ اطاعت انہا بکم
خدا فرض است شش گروہ اندازا بجمہ بیغیر ان اندوازان جملہ مجتہدان
شریعت و شیوخ طریقت اندکہ حکم ایشان بطریق واجب بخیر تیرا نرم الاتباع
است بر عوام انہی و تقیید واجب بخیر برای افادہ ہمیعنی کہ کما التزم مذہب
بعد از اختیار بر عوام واجب است چنانچہ گفت درستان المحدثین مطبوعہ
کے صفحہ ۵۹ میں باید دانست کہ مختصر طحاوی دلالت میکند کہ وہی محتہ
منتسب بود و محض مقلد مذہب سنی نہ بود زیرا کہ در آن مختصر حزیب یا اختیار
کریدہ کہ مخالف مذہب ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پس انیکلام شاہ صاحب
صریح است درین امر کہ التزم مذہب معین بر غیر مجتہد واجب
و تضحیح است باہمعنی کہ مراد از عوام در قول ما غیر مجتہدان پس حاصل کلام

[illegible][illegible]

في قضاء القاضى المجتهد بخلاف مذهبه لكان معنى
رواية الجاوى والراذى هو معنى رواية الشربل الى الابد
كما در مختار من كتاب القضاء كباب الجبس من مطبع دبل
كصفحة ١٠ هـ من وفي شرح الوهبانية للشربل الى
قضى من ليس بمجتهد كخليفة زماننا بخلاف مذهبه
عمدا لا ينفذ اتفاقا انتهى فما هو مذكور فى الكتب
من ان حكم القاضى لا ينفذ ما لم يخالف لقاطم
من الكتا والسنة والاجماع فهو مختص بالقاضى المجتهد
كما هو مصرح فى الكتب الاصولية والفروعية

فی قضاء القاضی المجتهد بخلاف مذهبه لکان معنی
 روایة الحاوی والرازی هو معنی روایة الشریعة لا الایاتی
 کہادر مختار میں کتاب القضاء کے باب الجس من مطبع دہلی
 کے صفحہ ۱۰۰ میں فی شرح الوہبانیة للشربلانی
 قضی من الیس بمجتہد کحنیفة زماننا بخلاف مذهبہ
 عمدا لا ینفذ اتفاقا انتہی فمما هو مذکور فی الکتب
 من ان حکم القاضی لا ینقض ما لم یخالف لقاطم
 من الکتب والسنة والاجماع فهو مختص بالقاضی المجتہد
 کما هو مصرح فی الکتب الاصولیة والفروعیة
 کہادر مختار کی کتاب القضاء میں مطبع دہلی کے صفحہ ۳۹۴
 میں ویأخذ القاضی کالمقتی بقول ابی حنیفة علی
 الاطلاق ثم بقول ابی یوسف ثم بقول محمد ثم
 بقول زفر والحسن وهو الاصح وجه فی الحاوی اعتبارا
 قوة المدراء ولاول اضبط ولا یخیر الا اذا
 کان مجتهدا بل للمقلد متی خالف متعہ مذهبہ
 لا ینفذ حکمہ وینقض وهو المختار للفتوی
 کما تبسطہ المصنف رحمہ اللہ تعالیٰ فی فتاویہ وغیرہ
 کہادر علامہ شامی نے شرح الدر المختار میں جلد الرابع کے
 صفحہ ۳۰۰ میں قولہ فی الحاوی ای الحاوی القدسی

بقوله ولا اول اضبط لان ما في الحاوي خاص لمن له
 الاطلاع على الكتاب والسنة وصار ملكة
 النظر في الادلة واسننباط الاحكام منها و
 ذلك هو المجتهد المطلق او المتقيد بخلاف اول
 فانه يمكن لمن هو دون ذلك قوله ولا يجزى
 الا اذا كان مجتهدا اي لا يجوز له مخالفة التمسك
 المذكور الا اذا كان له ملكة يقدر بها على
 الاطلاع على قوة الدلائل وبهذا رجع القول الى
 الثاني الحاوي القدسي من ان العبرة في المفتي
 المجتهد لقوة المدرك انما

قوله ولا اول اضبط لان ما في الحاوي خاص لمن له
 الاطلاع على الكتاب والسنة وصار ملكة
 النظر في الادلة واسننباط الاحكام منها و
 ذلك هو المجتهد المطلق او المتقيد بخلاف اول
 فانه يمكن لمن هو دون ذلك قوله ولا يجزى
 الا اذا كان مجتهدا اي لا يجوز له مخالفة التمسك
 المذكور الا اذا كان له ملكة يقدر بها على
 الاطلاع على قوة الدلائل وبهذا رجع القول الى
 الثاني الحاوي القدسي من ان العبرة في المفتي
 المجتهد لقوة المدرك انما

بقوله ولا اول اضبط لان ما في الحاوي خاص لمن له
 الاطلاع على الكتاب والسنة وصار ملكة
 النظر في الادلة واسننباط الاحكام منها و
 ذلك هو المجتهد المطلق او المتقيد بخلاف اول
 فانه يمكن لمن هو دون ذلك قوله ولا يجزى
 الا اذا كان مجتهدا اي لا يجوز له مخالفة التمسك
 المذكور الا اذا كان له ملكة يقدر بها على
 الاطلاع على قوة الدلائل وبهذا رجع القول الى
 الثاني الحاوي القدسي من ان العبرة في المفتي
 المجتهد لقوة المدرك انما

استوفت جميع ما في هذا الكتاب من
 ما يحتاج اليه من اجابته على
 ما سألني به من اجابته على
 ما سألني به من اجابته على

کہا اور مختار میں کتاب القضاء کے فصل الخمس میں
مطبوع دہلی کے صفحہ ۱۰۵ میں قصص فی مجتہد فیہ
بخلاف راۓ ای مذہبہ مجمع وابن کمال
لا ینفد مطلقا ناسپا او عامدا عندہما و
الاثمۃ الثلاثہ وبہ یفتی مجمع ووقایہ وملتقی تنق
کہا علامہ شامی فی اور طبع طوسی فی شرح مذکور کی کتاب
القضایہ میں شامی کی جلد رابع کے صفحہ ۳۳۳ میں

۱۲ حادی
شامی فی اور طحاوی
نور مشکوٰۃ کی کتاب القضا میں
شامی کا جلد دوم
ص ۱۶

بسم نام ہو حکام ادا کی
دعا باد و عشق مین نوکر
بسجہ جاکر مجھم اور
انکے منتر لگا دیں ہفتی پر
تسبیح پڑھیں اور

المذهب فلا ينفذ حكمه بخلافه بآلة اتفاق واذا لم يقيد
 قضاءه لا به فاذا قضى بخلاف المذهب عامدا فلا ينفذ
 ايضا بالاتفاق واذا قضى بخلافه ناسيا فلا ينفذ عند المقلدين
 وهو المختار في ذلك الزمان قال في الداء المختار بيل المقلد متى
 خالف معتد مذهبه لا ينفذ حكمه وبنقض وهو المختار
 للفتوى كما تبسطه المصنف وغيره انتهى وقال الخطاط اوى
 لو قضى به الحنفى لا ينفذ لان امامه لا يبراه وقال في شرح
 المتن ان القاضى للمقلد متى خالف معتد مذهبه لا ينفذ حكمه وبنقض
 وهو المختار للفتوى انتهى فحصل ما ذكر ان المقلد اذا حكم بخلاف
 مذهب امامه عامدا فلا ينفذ بآلة اتفاق سواء قبله
 السلطان او لم يقيد واذا حكم بخلاف مذهب
 امامه ناسيا فاذا قيد السلطان فلا ينفذ
 ايضا بآلة اتفاق واذا لم يقيد فلا ينفذ عند
 الصاحبين وعليه الاثمة الثلاثة وهو المختار للفتوى
 وبه يفتى كما مر فقد ثبت بما ذكر من الصدا
 الى هذا السطر ان مذهب العلماء والفقهاء ان
 تقليد المذهب للمعين من المذاهب الاربعية على المقلد
 واجب وان المقلد اذا قضى او افاق وجب عليه التزام
 للمذهب المذكور في كتب المذهب ان خلافه لا ينفذ بآلة اتفاق

۲۰

[illegible]

کتابخانه
مجلس
تبریز

تسکات اول یہ ہے کہ مذکورہ فتاویٰ عالمگیری میں فی نوادر داود بن رشید
عن محمد فی رجل لیس بفقیہ ابتلی بنازلة فی المراءاة
سأل عنها فقیہا فافتاه بامر من تحریرا وتحلیل فحضر
علیه وامضاه ثم افتاه ذلك الفقیہ بعینه او
غیره من الفقهاء فی امرأة اخرى فی عین تلك الحادثة
بخلاف ذلك فاخذ به وعزم علیه وسمع الامران
جميعا ولو كان هذا الرجل سأل بعض الفقهاء عن
نازلة فافتاه بجلال وحلم فلم يعزم علی ذلك فی زوجته
وتوك فتوى الاول وسعه ذلك ولو كان امضى قول الاول
فی زوجته وعزم فیما بینہ وبين امرأة ثم افتا فقیہ
اخر فحک ذلك لا یسعه ان یدع ما یعزم علیه ویأخذ
بفتوی الاخر قال محمد هذا کله قول ابی حنیفة
والابی یوسف وقولنا انت ہی جواب اسکا دو وجه سے ہے
وجہ اول یہ ہے کہ یہ روایت روایت نوادر بن رشید کی ہے اور کہا
لخطاوی فی شرح در مختار میں بحث رسم مفتی میں قولہ ما تفق

[illegible][illegible]

فصل فی بیان روایات الظاہرۃ عنہم قید بہ کہ ان وجود
روایات اخر مرجوع عنہا او غیر مشہور لا تعتبر
اور وجہ ثانی یہ ہے کہ یہ روایت نوار داود بن
رشید کی دلالت کرتی ہے کہ سب سے کہ نقیذ مذہب معین کی
فرض نہیں ہے نہ اس پر کہ نقیذ مذہب معین کی واجب نہیں
پس اس روایت کی نہ دلالت کی اس پر کہ التزام مذہب ہے
ہے یا عدم التزام واجب پس اس کے لئے کوئی دلیل اور جائز ہے
کیونکہ یہ روایت نوار کی صرف اس پر دلالت کرتی ہے
کہ نقیذ مذہب معین کی فرض نہیں جبکہ وہ قول ہے
پس یہ روایت نوار کی حجت ہم کو کوئی ہوئی نہ مخالف

نسک ثانی یہ ہے کہ اہل اصول اپنی کتاب اصول میں بیان کرتی ہیں
لا یوجہ التزام عمل بہا اتفاقا و ہل یقلد غیرہ فی غیریہ
المختار الجواز لما علم من استقنا ثمرة واحدا
واخر غیرہ بلا تکیہ انت ہی جواب اسکا یہ ہے کہ یہ غیر متمم
میں ہے نہ متمم میں اور یہی جواب اسکا بعینہ جواب روایت نوار
داود کا ہے بلا تفاوت پس یہ سند ہی ہماری ہوئی نہ مخالف کی گمانی
نسک ثالث یہ ہے کہ کتب اصول میں مذکور ہے لو التزم احدہما
مذہبا معینا کمذہب ابی حنیفۃ او غیرہ فهل یلزمہ
لاستمرار علیہ فقیل نعم وقیل لا اذ لا واجب الا ما اؤ

فصل فی بیان روایات الظاہرۃ عنہم قید بہ کہ ان وجود
روایات اخر مرجوع عنہا او غیر مشہور لا تعتبر
اور وجہ ثانی یہ ہے کہ یہ روایت نوار داود بن
رشید کی دلالت کرتی ہے کہ سب سے کہ نقیذ مذہب معین کی
فرض نہیں ہے نہ اس پر کہ نقیذ مذہب معین کی واجب نہیں
پس اس روایت کی نہ دلالت کی اس پر کہ التزام مذہب ہے
ہے یا عدم التزام واجب پس اس کے لئے کوئی دلیل اور جائز ہے
کیونکہ یہ روایت نوار کی صرف اس پر دلالت کرتی ہے
کہ نقیذ مذہب معین کی فرض نہیں جبکہ وہ قول ہے
پس یہ روایت نوار کی حجت ہم کو کوئی ہوئی نہ مخالف

فصل فی بیان روایات الظاہرۃ عنہم قید بہ کہ ان وجود
روایات اخر مرجوع عنہا او غیر مشہور لا تعتبر
اور وجہ ثانی یہ ہے کہ یہ روایت نوار داود بن
رشید کی دلالت کرتی ہے کہ سب سے کہ نقیذ مذہب معین کی
فرض نہیں ہے نہ اس پر کہ نقیذ مذہب معین کی واجب نہیں
پس اس روایت کی نہ دلالت کی اس پر کہ التزام مذہب ہے
ہے یا عدم التزام واجب پس اس کے لئے کوئی دلیل اور جائز ہے
کیونکہ یہ روایت نوار کی صرف اس پر دلالت کرتی ہے
کہ نقیذ مذہب معین کی فرض نہیں جبکہ وہ قول ہے
پس یہ روایت نوار کی حجت ہم کو کوئی ہوئی نہ مخالف

دالة معجزة باطل

فإنه في المشكوك اليه في وردين واصلا ثم لاوه
بأحسون العرب قال أبو القاسم
صلى الله عليه وسلم الثاني أن رسول الله
النبأ الذي بعد الله

[illegible]

تسك رابع بهم بے کہ مذکور ہے عقد جدیدین نقل الشیخ عبد الوہاب
الشعرانی عن جماعة عظماء من علماء المذاہب انہم كانوا
يعملون ويفدون بالمذاہب من غير التزام مذہب معين
من زمن الصحابة الى زمانه على وجه يقتضی كما مر ان
ذلك امر لم ينزل العلماء عليه قديما وحديثا متفقاً
عليه فصاحب سبيل المؤمنين الذي لا يصلح خلافه
لانتهي اقول هذا يخالف لما صرح به الشعراني حيث
قال في الميزان الصغرى ومثله في الميزان الكبرى اما من
لم يصل الى شهود عين الشريعة الا ولى وجب عليه لتقليد
مذہب احدا كما مر تقرره خوفا من الوقوع في الضلال و
عليه عمل الناس اليوم انتهى ويرى عبد الوہاب شعراني في جواب كتاب
ديالہي ميزان كبري ميں حيث قال فان قال قائل كيف صحت

ان صفات
والتلاوه قلنا
طهر في القراءه
ضعيفه مستبعده
فكون الضاد
الذاتي لثلا
صوت الخطاء
بعد الضاد
الخطا عن
بإحدى ما لا

الصفحة في فضل
ثبت بها ذكران
الضاد الضعيفه
هي التي

المؤمنين
الضاد وال

نظام الصوت

هو عين صوفى

ابن شبيب

الحاء والباء والظا

دعوى

22

المختار قبيل بحث رسم السقي فقد صرح عنه انه قال اذ
 الحديث فهو مذهبي وقد حكى ذلك ابن عبد البر عن ابي حنيفة
 وغيره من الأئمة وثقله الامام الشعراي عن الأئمة الاربعة
 ولا يخفى ان ذلك لمن كان اهلا للنظر في النصوص انتهى
 والمراد من اهل النظر اهل الاجتهاد قال في الدر المختار
 في كتب القضاء ياخذ القاضى كما لم يفتى بغيره
 الاطلاق ثم يقول ابي يوسف ثم يقول محمد ثم يقول
 زفر وحسن وصرح في الحاوي قوة المداياك والا اول اضبط
 انتهى قال الشافعي قسوة والا اول اضبط لان ما
 في الحاوي خاص فيمن له اطلاع على الكتاب والسنة
 وصار له ملكة النظر في الادلة واستنباط الاحكام
 منها وذلك هو المجتهد المطلق او المقيد انتهى وقال الشيخ
 عبد الوهاب الشعراي في الميزان الكبرى والصغرى
 وبلغنا ان شخصا استشاره رضي الله عنه في تقليد
 احدا من علماء عصره فقال له لا تقلدني ولا ما لكاؤ
 الا ذراعي ولا النخعي ولا غيره ثم خذ الاحكام من حيث
 اخذوا قلنا هو محمول على من له قدرا على استنباط
 الاحكام من الكتاب والسنة والا قد صرح العلماء
 بان التقليد واجب على كل ضعيف وقاصر انتهى وقال

فلا بد فان
اما ذلك الفتن في المصنف
الضراء والضعيفة الى التي تفيد
بالذال والظلم وانها اذا
ذلك فقد عرف ان الضراء اذا
الظلم
فشرت منساجحة بصوت
والذال الذي يان يشر بعض
صوت الظلم والذال الذي
كانت تلك الضراء
المرئي في القراءة والتمويه
وعلى علي بن ابي
الوجه الى البع
الضراء والظلم
المستعينة وبيان ذلك ان
ابن حبان في الشافعي
واحد

كالتأليف
 كالسبب والعلل
 كالجبر والحرية
 كالنكاح والطلاق
 كالزينة واللباس
 كالمدينة والريف
 كالموت والحياة
 كالموت والحياة
 كالموت والحياة

ذلك الفن
والبو

تصنيف بالذات و
نوع البنية

الحمد لله على ما فرغ من هذا الكتاب

والمحافظة على ما فيها من الخير
والحفاظ على ما فيها من الشر

منه من
منه من
منه من

لفظ انتهى
بجمله عنه
النا ظاه
غيره ارضا
بالنسبة الى
مشكلا
من الخطاء
لهم كان في
الجمعة
كان

تمسك بالحق فيه به که مذکور ہے بعض کتب میں قال القرافي اجمع الحق
على الثمن يستقي ابا بكر وعمر فله ان يستحق ابا هريرة ومعاذ بن جبل
غيرهما ولا يحمل بقولهم من غير تكيدي انتهى جواب کا یہ ہے کہ یہ قیاس مع
الفارق ہے جیسا کہ بیان کیا مینی اسکو مدار الحق میں اسلئے اس مرجع کے
مع انہ قال لا لافادری فی الرسالة للولفة فی جواب الرسالة المنسوبة
الى امام الحرمين فی قصدة الففال بل يجب عليه ان يعين مذهبا
هذا المذاهب اذ مذهب الشافعي فی جميع الفروع وامانة ذهب
وليس له ان ينتحل من مذهب الشافعي فی بعض ما يجهل ومن مذهب
غيره فی الباقي ما يرضاه لاننا لو جونا ذلك لادى الى الخبط والخرق
عن الضبط حاصلا یہ جملہ نفی التکلیف لان مذهب الشافعی

ممن كان صفاتها
طاهرة وكان
ومخرج الطاء
الضاد عليها
فلمكان خروج
باب الحجة انتهى
بجنازة

[illegible]

سیدنا انام اللہ
سیدنا

والنظام
شديد

والله اعلم
بالحق

انتهی

ملک ازلی
عقب منہ

10/1

۱۱

سنگ

مجلس مشاور

بجای
نمی‌داند
مرد

عصدا الدين صاحب المواقف غيرهم حيث قالوا بالبقول
اذا التزم مذهبنا معينا فهل يلزم منه فقيه يلزمه وقيل
يلزمه وقيل هو كغير المتزم انتفى ووجه ذلك التثليث
بطلان ذلك لاجتماع ظاهره كان ابن ميرا الحالج الذي نقله
المصنف عنه ذلك لاجتماع متأخر عن الشيخ ابن الصهارم والشيخ ابن
الحاجب القاضى عصدا الدين فهو لا يدعون التثليث ويؤيد
يدعى ذلك لاجتماع فبينهما تخالف ظاهره بتأين بينهما ان
التثليث متواتر نقله حتى جعل مسئلة من مسائل الاصول و
الظاهر ان اهل القول الاول الامام احمد بن حنبل الطائفة
الكثيرة من الفقهاء والائمة الشافعية فاما الائمة الشافعية
فقال العلامة الشافعي في صمد الدر المختار ان ما ذكر عن النسفي
من وجوب اعتقاد ان مذهبهم هو الصحيح لا يحتمل الخطأ مبني على انه لا
يجب تقليد المفضول وانه يلزم التنازع مذهبهم ورايت في اخر
فتاوى ابن حجر فانه سئل عن عبارة النسفي الزكاة فحرق
ائمة الشافعية كذلك ثم قال ان ذلك مبني على الضعيف من انه
وجب تقليد الا علم دون غيره والا حرم انه يتخير تقليد اي شأ
ولو مفضول انتهى لكن لا يخفى ان قوله ان ذلك مبني على
الخواص ورد على امة الشافعية لان الوجوب عندهم بمعنى النظر
لا علينا لان الوجوب عندهم ثابت بالدليل الظفي لا بمعنى

هل
من صوت الضأ
الذاني ليس مشايها
صوت الظاء الذاني دل
عليه قوله ان اشتبا الضاد
بالظاء لا يبطل الصلوة فانه
قال في النضر وغيره
اشتبا ما نسا من جزي
ويعشيك شذ من جزي
فلك يدل على انه يندم ليس
اذا وقع ذاك لا تشبا

٥٢
 من حين لما من ان الضاد
 الضعيف المستهجن في
 صوته بان شرب بعض
 الناس الماء والظاء
 الثاني والقوا على
 الامم الثاني ان غرض
 الضاد ما كان اخيرا
 بعض قوم ليس في
 عسير اخيرا اذا
 ط

عسیر اخی اذا فرجوها
ظاہر

السلامة في هذا الحكم عديم الخطأ
في السير في الضم والخطا

فقد افترس
الى الصلابة
فقد افترس
الى الصلابة

ان كان القول الثاني والثالث
 بالضرورة انهما لا ينفصلان
 عن القول الاول فليس
 من الغرض والادراك
 ان يكونا من جنس واحد
 بل هما من جنسين
 مختلفين

والظاهر ان
 القولين ليس
 من جنس واحد
 بل هما من
 جنسين مختلفين
 لان القول الاول
 لا ينفصل عن
 القول الثاني
 والثالث
 بل هما من
 جنس واحد
 بل هما من
 جنسين مختلفين
 لان القول الاول
 لا ينفصل عن
 القول الثاني
 والثالث

تفليدها لا فضل بمحقق الوجوب الا اصطلاحيا لا بمعنى المفروض
 وهم اهل القول الثاني والثالث فالفرق بين اهل القول الاول
 وبين اهل القول الثاني والثالث بالقرينة وعدم القرينة والفرق بين
 اهل القول الثاني وبين اهل القول الثالث ان اهل القول
 الثاني عدم القرينة في جميع الاحكام وعند اهل القول الثالث القرينة
 في الاحكام المعمولة وعدم القرينة في الاحكام الغير المعمولة والفرق بين
 اهل القول الاول وبين اهل القول الثالث ان اهل القول الثالث مثل
 القول الاول في الاحكام المعمولة مثل اهل القول الثاني في الاحكام الغير
 المعمولة كما صرح به بحر العلوم في شرح السامح حيث قال ولولا التزم هذا
 معينا الى عهد نفسه على هذا المذهب لم يكن حجابا يخفي فيه
 يلزمه عليه الاستمرار فقبل نعم يجب استمرار ويحرم الانتقال وقبله
 الاستمرار ويصم كاستنقال وقبل من التزم كمن يلتزم فلا يوجب عمالة
 فيه وفي غيره يقد من شأنه في التحريم وهو الغالب انتهى فلما كان
 عدم القرينة جواز صدق ولو وجب اصطلاحيا يصح ان يقال صدق
 ثبت يقول العلماء ان جميع العلماء على وجه التزم هذا المذهب المعين
 ان اهل القول الاول والثاني والثالث متفقون على وجوب التزم
 لهذا المذهب غاما في الباب ان اهل القول الاول والوجوب اصطلاحيا
 بمعنى الفرض ان اهل القول الاول على الوجوب بمعنى الفرض ان اهل
 القول الثالث كاهل القول الاول في المعنى وكالثاني في غير المعنوية

والظاهر ان
 القولين ليس
 من جنس واحد
 بل هما من
 جنسين مختلفين
 لان القول الاول
 لا ينفصل عن
 القول الثاني
 والثالث

الثالث عنهما
 هذا لا يفي
 على استيفاء
 الصغير والضار
 السبب الزاوي
 ويحذف الدين

نسبك ما شرعيه به كمن نقل كيا شرعيا في اني رسالي عفو في
 مين اور خطاوي نفي شرح در المختار مين ان القاخي ابا عاصم
 العامري الحنفي كان يفتي على باب مسجد القفال والموذن
 يؤذن للمغرب فتروك ودخل المسجد فلما رآه القفال اضا
 للموذن ان يثني لا قامة وقدم فتقدم وجهه بالتسمية مع
 القراءة والي يشعار الشافعية في صلواته ومعلوم ان
 القاخي ابا عاصم انما يصلي قبل يشعار مذهبه فلم
 يمنع من سبق عمله بمذهبه في ذلك انتهى جواب اسكايه
 كه في فصل اسر قبيل من هي كه مروى به امام شافعي رضي الله عنه
 قال له امام عبد الوهاب الشمراني في الميزان الكبير
 في فصل فيما نقل عن الامام الشافعي رضي الله عنه ان
 الامام الشافعي ترك الفتوت لما دار قبر الامام ايحيى في
 وادركته صلاة الصبح عنده وقال كيف اقلت
 بحضرة الامام وهو لا يقول بانه في قوله كيف اقلت بحضرة
 الامام وهو لا يقول به صريح في ان الامام الشافعي رحمه الله
 انما ترك الفتوت لاجل الامام فقط ثم لا يخفى على احد
 ذلك انما كان في امر مختلف فيه بلا وليه ولم يكن من
 الاسكان والشرائط فذلك المعنى متعين لان خلافه
 مردود بالكتاب والاجماع فاما الكتاب فقال الله تعالى

والتفتني الشريف والهاوي واللف
 والاساءه والراء والافا الشافعية
 الميموت للنساء كانا في الشافعية
 وغيرها ولا استطالة السبب
 وغيرة فان خرج الضاد
 بصفة حقيقة والصفات لم تجتمع
 مستطيل والصفات لم تجتمع
 في غير الاثمين فان لا انفس
 من سبب فاما قال في
 من انه لا ينقص من من
 صفات ولا يزيل الكثر من ثمان
 فهو باعتبار انه اسقط المذلة و
 المحنة ولم يعللها من الصفات
 وما ثبت في بعض الرسائل ان
 المذلة والصفة تختار من الصفات
 وقال امام القائل الامام
 الخازن في القفا
 المنظومة في
 عشر
 الذي يختار
 من اختياره
 في اختياره
 كلف من الهواء
 كلف من الهواء

انما النسق زيادة في الكفر بفضل به الذين كفروا ويحلون عاما
 ويحرمون عاما من العبرة لعموم اللفاظ لا لخصوص
 الاستحكام في الاصول فاذا كان حال العاصي والمولى ذلك في الحال
 من يعتقد الدوام بين المذاهي ساعة بحكمة الاستدعاء
 وساعة بحكمها بعينها ولا يرد ذلك على المجتهدين لانه اذا
 راي الدليل القوي كان مبداء مدلول الدليل السابق في
 ومقلد تمت فلم يكن رجوعا في الحقيقة بل هو انهاء مدة
 فلذلك المقلد اذا وقع عند ان حصة ذلك المذهب اعلم والاصح
 مدة اتباع السابق تمت بسجدة الحدوث المذكور فكان عليه
 اختيار مذهب ذلك لا فصل بالكلية واجبا بالوجوب
 الاصطلاحي عما لا يحد يث المذكور وما اجماع فقال الشيخ ابن
 الحاج في مختصر الاصول لا يرجع عنه بعد تقليد اتفاقا وفي
 اخر المختار جواز انه في قال القاضي عضد الدين في شرح مختصر
 الاصول اذا عمل العاصي بقول مجتهد في حكمه فليس له تقليد
 غيره فيها انتهى قال الامام الكاشغري في شرح منهاج الاصول اذا
 قلد مجتهدا في مسألة فليس له تقليد غيره فيها انتهى قال الشيخ
 ابن الهيثم في تحرير الاصول لا يرجع عما قلده في عمل باتفاقا وهل
 يقلد غيره في غير المختار نعم انتهى قال البهاري في مسلك الشريعة
 لا يرجع للمقدما على عمل باتفاقا وهل يقلد غيره في غير المختار نعم

تنزل افضى الحق من هذا
 قد لو سطره فحين ساء
 ادناه غائب خاوها والقاف
 افضى اللان في فضل الكاف
 اسفل والوسط في غير الشين ياء
 والضاد من حافة ادوليا
 لا خذوس من ليس اوعينا حاي
 واللام ادناها كالتفسي حاي
 والنون من طرف اهل في حاي
 ٥
 والباء في نظمه و
 والطاء واللام في تاض
 عليا التنائيا والصغير
 منه ومن فوق التنائيا السفل
 والطاء واللام في العلابة
 من طرفها ومن ط الشف
 فالقامر اضار التنائيا المشقة
 للشفقة في الواو ياء مبدية
 وشفقة في النجاشة

للملزم دل على قلة التزاهد والوجه الثاني ان يجوز ان يرأس
 اهل الاجماع في غير الملزمة دعاية الى الاجماع لم يكن في الملزمتين
 فلذا اجمعا على تلك القاعدة فيه لا فيه ولم نؤمر لا دراك على الاجماع
 ودواعي اهل بل نؤمر ونكلفنا لا متثال لها والعمل بها والوجه الثالث
 ان الملزمتين وغير الملزمتين ليس بينهما ملازمة كالملازمة بين طلوع
 الشمس وجودها فليس هو وجود التثليث فيه وجود التثليث فيه
 ان التثليث فيه غير ممكن كما لا يخفى على اهل العلم فلم يكن بينهما ملازمة
 لوجود الفرق بينهما بطل استنباط الاختلاف في غير الملزمتين
 من التثليث في الملزمتين وما قيل ان المراد لا يصح رجوعه عن عين
 تلك الحادثة المنقضية لا ما يجرد بعد هاتين جنسها فهو باطل
 يدل على بطلان تثلثهم المذكور في كتاب الاصول وقال بر الخا
 في مختصر الاصول بعد بيان مسألة غير الملزمتين والقاصصه
 الدين في شرح مختصر الاصول فلو التزم مذاهبنا لمذهب
 مالك والشافعي وغيرهما ففيه ثلثة مذاهب ولها يلزم وثانها لا يلزم
 وثالثها انه كالاول وهو لا يلزم انتهى قال الشيخ ابن الهادي تحريم
 الاصول بعد بيان مسألة غير الملزمتين فلو التزم مذاهبنا لمذهبنا
 او الشافعي ففيل نعم وقيل لا وقيل هو مثل من لم يلزم وهو الغالب
 انتهى وقال البهاري في مسلم الثبوت بعد بيان مسألة غير الملزمتين
 فلو التزم مذاهبنا لمذهبنا في حنفية او غيره فهل يلزم عليه

الا ستمار فليل نعم وقبل لا و قيل كمن كرم يلو ثم فلا يرجع عما قلده
 فيه وفي غيره يقلد من يشاء وعليه السبكي وفي الشرح هو
 الغائب انتهى فذلك التثنية نص صريح في بطلانه كما لا يخفى
 وايضا يدل على بطلانه عبارة اتهم المذكورة في مسئلة غير المتنا
 كما لا يخفى وايضا يدل على بطلانه ذلك التاويل قولهم لا يصح
 الرجوع عن التقليد بعد العمل بلا تفاقم لانه اذا عمل بغيره فيما
 من جنس بعد تلك الحادثة لكان رجوعا عن التقليد بعد العمل
 قولهم لا يصح الرجوع عن التقليد بعد العمل بلا تفاقم نص
 في منع الرجوع عن التقليد بعد العمل بلا تفاقم فكان ذلك
 التاويل غير جائز مع ان مثل هذا التاويل الواهية لا
 تقبل في مقابلة مثل ذلك الاجمال المتواتر نقله في كتب الاصول
 ثم لا يخفى على الامام الكامل والهمما الفضل ان تلك لقاعلة
 الاصولية من ان المقلد لا يصح رجوعه عن التقليد بعد العمل بلا تفاقم
 استنبطها من الراسخون في الدين والدورانية بين المذاهب بان يجعل
 بهذا وساعة بهذا فهكذا في كل مسألة من مسائل الذين
 بحسب الاختراض والمخارج وبيان ذلك الاجمال انا فرضنا
 ان جميع مسائل الشرع ثمان مائة مثلاً مائة للصلاة ومائة للزكاة
 ومائة للصوم ومائة للحج واربعمائة للمعاملة واذ قلنا المقلد
 يكسر مثلاً ابا حنيفة في مائتي الصلاة والمعاملة وما كان في

الزكوة والمعاملة والشاقي في ما أتى الصوري والمعاملة واجبا
 حبل في ما أتى البحر والمعاملة كان استمراره عليه واجبا ورجوعه
 ممنوعا بالاتفاق وإذا قلنا المقلد زيد أحدا لا شيء إلا رجة في ذلك
 كله كان استمراره عليه واجبا ورجوعه عنه ممنوعا بالاتفاق فقد
 حصل أن كل واحد من زيد وبكر كان استمراره على من هب
 واجبا وانتقاله عنه ممنوعا بالاتفاق غائبة ما في الباب أن
 من ذهب بكر كان يذل لك الوجه وهذا هب يذل كان يذل الوجه
 لكنهما شريكان في وجوب الاستمرار على المذهب منه الانتقال
 بالاتفاق فكان الانتقال هبة والدوامية باطلا بالاتفاق لكن
 بقي أن المقلد إذا توافى وجهه من الوجهين المداكون يحتاج قلنا
 أن مقتضى تلك القاعدة الأصولية المنفردة عليها أن يحتاج الوجه
 الأخير الوجه الأول لأنه لو اختير الوجه الأول فلا بد للمقلد من أحد
 الأمرين إما أن يذكر كل عمل بأنه عمل قبل ذلك بمسألة كذا فلا يعمل
 فكذا في كل مسألة من مسائل الدين لكن ذلك باطل بالوجهين فاجب
 الأمرين أن يذكر كل مسألة من مسائل الدين بالوجهين فاجب
 منصرفا متعذرا أو الوجه الثاني أن شيوع الحياينة وعدم الدلالة
 في هذه القرين بحكم الاتحاد في المذكورة في الترتيب بومافوا
 أن يكون لكل مقلد كتاب يحجبه ويكتب فيه معولا ترو وهو أيضا باطل
 لأن كون كتاب لكل مقلد في كل عصر يحجبه ويكتب فيه معولا ترو متعذرا

[illegible]

وَأَعْلَىٰ السَّمَاوَاتِ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْأَعْلَىٰ ۖ

515

عبدالمجید صاحب المجلد الثانی عن صوٹ النفا

[illegible]

غلطنامه رساله عروضه الوثقی

صحیح	غلط	صفحہ	سطر	صحیح	غلط	صفحہ	سطر
فصل	سال	۳۱	۴	مستہود	مستہوا	۱۸	۲
اخریٰ لہ	اخریٰ	۳۱	۶	المیسر	المیسر	۱۱	۵
عزم علیہ	عزم	۳۱	۱۱	بالہ	بالہ	۱۵	۵
امراتہ	امراتہ	۳۱	۱۱	واعلم منہ	واعلم	۱۵	۷
نوار و اودین	نوار و ریں	۳۱	۱۵	الطایفہ الکثیرہ	وطائفہ من	۱۵	۱۲
واخریٰ عیزہ	واخریٰ عیزہ	۳۲	۱۴	فدکک	فلذکک	۶	۲۲
عظمتہ	عظمتہ	۳۵	۹	فہذا	بہذہ	۷	۲۳
ویفتون	ویفتون	۳۵	۱۰	وکان	وکان	۱	۲۵
والاقد	والاقد	۳۷	۱۸	الکتاب	الکت	۸	۲۵
استناعہ	استناعہ	۳۸	۱	صار ملکہ	صار ملکہ	۲	۲۶
ابن جعفر بنی	ابن جعفر بنی	۳۸	۱۲	صاحبہ	صاحبہ	۱۷	۲۶
المیسرۃ	المیسرۃ	۳۸	۱۹	صاحبہ	صاحبہ	۱۹	۲۶
نوار و اودین	نوار و اودین	۳۸	۹	نکار قدا	لاشار	۱	۲۷
القول الاول	القول الاول	۳۸	۱۷	لان القلہ	لان المقد	۱۱	۲۷

۵۶

الحمد للکتاب فیض انساب دہات تقلید مسمی بعروۃ الوثقی تصنیف مولوی محمد شہاب
بکمال نصیحہ و تفسیر در مطبع محمدی باہنام راقسم المحروف محمد ہزار خان
عقلم الرمن واقع کوئچہ جیل نقص بازار حلیہ طبع بو شید فقط

اشعار

مصنف صاحب حق تصنیف کتاب ہذا مالک مطبع کوئچہ دیا ہذا کوئی
قصیدہ کتاب ہذا مالک مطبع کوئچہ دیا ہذا کوئی قصیدہ کتاب ہذا مالک مطبع کوئچہ دیا ہذا کوئی